https://doi.org/10.58352/tis.v48i1.921

The Islamic Culture
Bi-Annual Research & Refereed Journal
Published by
Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of Karachi
SZIC
الثقافة الإسلامية
ISSN (Print) : 1813-775X
ISSN (Online) : 2663-1709

اخلاقیات کا اسلامی تصور اور آرٹیفیشل انٹیلی جنس: اثرات وامکانات

ISLAMIC CONCEPT OF ETHICS AND ARTIFICIAL INTELLIGENCE: IMPLICATIONS AND POSSIBILITIES

Dr. Saeed Ul Haq Jadoon
Lecturer, Department of Islamic and Religious Studies,
Hazara University Mansehra.

Ammar Ahmed
PhD Scholar, Department of Islamic and Religious Studies,
Hazara University Mansehra.

Dr. Muhammad Anees
Lecturer, Department of Islamic and Religious Studies,
Hazara University Mansehra.

Abstract

Morality is reinforced in all major faiths; ethics is the most difficult subject to learn. Islam is a safe and tranquil religion. According to the Qur'an, the life of the Holy Prophet (PBUH) served as a shining example of virtue.

In modern science and technology, where, on the one hand, the key to progress is concealed.As a result of progression Religious beliefs are being damage. The creation of images and videos is done with artificial intelligence. Politicians and religious leaders are disrespected. Disregard for women has an enormous impact on young men and women. As a result, respect for one another declines. Thus, this study paper investigates the Islamic understanding of ethics and how modern technology has influenced it.

Key words: Morality, artificial intelligence, impact.

مثالی معاشرے کی تشکیل اور اس کو عملی جامہ پہنانے میں بیشتر اقوام کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑھ رہا ہے۔ دوسرے طبقوں کے ساتھ اس کی تشکیل کے لیے ہر مذہب کے پیروکاروں نے بھی کوششیں کیں، کیونکہ اخلاقی ضابطوں کی ترویج میں مذاہب کا اہم کردار رہا ہے۔ اسلام اس حوالے سے ایک جامع، معتدل اور فطرت سے ہم آہنگ تصور پیش کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی اس باب میں بھی ہمارے لیے ایک بہترین مثال ہے۔ معروف سیرت نگار "علامہ شبلی نعمانی" نے اپنی کتاب سیرت النبی ﷺ کا پہلا جملہ یہ لکھا! عالم کائنات کا سب سے مقدم فرض اور سب سے زیادہ مقدس خدمت یہ ہے کہ نفوسِ انسانی کے اخلاق وتربیت کی اصلاح و تکمیل کی جائے۔[1] گویا وہ پوری سیرت کو رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد "بعثت لأتمم مکارم الأخلاق"[2] یعنی بے شک مجھے اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔" کی شرح قرار دیتے ہیں۔ اس سے "اخلاقیات سیرت" کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

اخلاقیات کی بہتری یا بربادی میں ماحول کا بڑا کردار ہوتا ہے دور جدید میں اخلاقیات پر سائنسی علوم وفنون کے بھی اثرات مرتب ہورہے ہیں۔ اسلام سائنسی علوم کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ سائنس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ تاہم بعض امور میں سائنس مذہبی اقدار وروایات پر اثرانداز ہورہا ہے۔ ان میں سے ایک سائنسی ایجاد "آرٹیفشل انٹیلی جنس" اور اس کے ضمن میں استعمال ہونے والے بہت سے "سافٹ ویئرز" ہیں جو ایک طرف یقیناً فائدہ مند ہے مگر دوسری طرف اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس کے منفی اثرات معاشرے پر مرتب ہورہے ہیں۔ ان میں سے ایک اثر اخلاقیات پر ہے۔ جس کی وجہ سے حیاء، امن، خوشحالی اور باہمی احترام کا سلسلہ روبہ زوال ہے۔ لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ مسئلے کو موضوع بحث بنایا جائے تاکہ ان اوامر کی نشاندہی کی جائے۔ اس لیے اس موضوع کا انتخاب کیا گیا۔

آرٹیفیشل انٹلی جینس اور اخلاقی اقدار پر اس کے اثرات

آرٹیفیشل انٹلی جینس کے استعمال کی وجہ سے اس ٹیکنالوجی کے جس قدر زیادہ اہمیت اور ضرورت ہے ساتھ ہی اس کا اخلاقیات کے مذہبی تصور پر ایک بہت بڑا اثر بھی ہے اور ممکن ہے کہ مستقبل میں ان خطرات کے امکانات زیادہ سے زیادہ ہوں گے۔ اس حوالے سے چند اثرات ذیل میں پیش کی گئی ہیں:

ا۔ تکریم انسانیت اور آرٹیفیشل ویڈیوز

جدید دور میں آرٹیفیشل ویڈیوز کا انسانی عزت واحترام کو برباد کرنے میں پر بڑا کردار ہے حالاں کہ انسانیت کا احترام وتکریم معاشرے کا اخلاقی حسن ہے اسی سے معاشرہ پروان چڑھتا ہے جس معاشرے میں دوسرے کا اکرام واحترام نہ ہو وہ معاشرہ انسانیت سے عاری سمجھا جاتا ہے، وہاں لوگ رہنا پسند نہیں کرتے بلکہ وہاں سے دور بھاگتے ہیں۔ یہ احترام کسی خاص مذہب وقوم کے افراد کا نہیں ہے بلکہ انسانیت کے ناطے ہر شخص بلا تفریق مذہب وملت اور رنگ ونسل قابلِ احترام ہے۔ نیز احترام کا یہ قضیہ فقط اسلام ہی کا نہیں بلکہ تمام مذاہبِ عالم کا درس ہے۔ جہاں تک اسلام کی تعلیمات ہیں تو اسلام انسانی عزت وتکریم اور انسانی ہمدردی میں غیر اسلامی معاشرے کو بھی ہمدردی کا مستحق قرار دیتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

{وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ}-[۳]

"اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی۔"

اسی طرح رسول اکرم ﷺ بھی اپنے ایک خطبے میں مسلمان کے اکرام کو لازم قرار دیتے ہوئے فرمایا!

"أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب الناس يوم النحر فقال: "يا أيها الناس أي يوم هذا؟"، قالوا: يوم حرام، قال: "فأي بلد هذا؟"، قالوا: بلد حرام، قال: "فأي شهر هذا؟"، قالوا: شهر حرام"، قال: "فإن دماءكم وأموالكم وأعراضكم عليكم حرام، كحرمة يومكم هذا، في بلدكم هذا، في شهركم هذا"، فأعادها مرارا..."[۴]

"رسول کریم ﷺ نے دسویں تاریخ کو منیٰ میں خطبہ دیا، خطبہ میں آپ ﷺ نے پوچھا لوگو! آج کون سا دن ہے؟ لوگ بولے! یہ حرمت کا دن ہے، آپ ﷺ نے پھر پوچھا اور یہ شہر کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا! یہ حرمت کا شہر ہے، آپ ﷺ نے پوچھا یہ مہینہ کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا! یہ حرمت کا مہینہ ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا! بس تمہارا خون تمہارے مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جیسے اس دن، اس شہر اور اس مہینہ کی حرمت ہے، اس بات کو آپ ﷺ نے کئی بار دہرایا"۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کی اسلام میں انسانی عزت ووقار کی بڑی اہمیت ہے مگر "آرٹیفشل انٹیلی جنس" کے ذریعے اس عزت کی دھجیاں بکھیری جارہی ہیں۔ اس وقت سوشل میڈیا پر "Deep fake videos" کے ذریعے ایک دوسرے کی عزت کو اچھالا جارہا ہے اور جھوٹ

پر مبنی ویڈیو بنا کر چہرہ اور آواز کسی اور کی لگا دی جاتی ہے، جب کہ حقیقت میں الفاظ کسی دوسرے شخص کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح کسی انسان کی جعلی نازیبہ ویڈیو بنا کر اسے معاشرے میں ذلیل کروایا جاتا ہے جس کو دیکھ کر بسا اوقات بچوں، جوانوں اور خواتین کی اخلاقیات بری طرح متاثر ہوتی ہیں ۔

۲۔ سیاسی عصبیت اور آرٹیفیشل تصویر سازی

موجودہ دور کا ایک اہم مسئلہ سیاسی عصبیت اور دشمنی کی بنیاد پر آرٹیفیشل تصویر سازی سے مخالفین کو بدنام کرنے کا رجحان ہے حالاں کہ سیاسی اخلاقیات کا ایک بنیادی عنصر اخوت اور بھائی چارہ ہے، جس معاشرے میں برادرانہ تعلقات کا رجحان عام ہوتا ہے، وہاں امن اور خوشحالی کی فضا عام ہوتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ وہاں اختلاف نہیں ہوتا مگر اس اختلاف میں آداب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ اخلاقیات تو یہی ہیں کہ ایک دوسرے کا احترام کرتے ہوئے اپنے نظریے پر قائم رہنا، دوسروں کی عزتیں نہ اچھالنا اور الزام تراشیوں سے گریز کرنا۔ آج تو سیاسی میدان میں تعصب اور عناد کی فضا عام ہے جس کی وجہ سے امن، سکون روٹھ گیا۔

تعصب ایک قبیح مرض ہے، چاہے قومی ہو یا صوبائی، لسانی ہو یا سیاسی بہر صورت مضر ہے۔ معاشرے میں قبائل اور گروہوں کی تقسیم صرف اس لیے نہیں کہ اپنی اپنی قوم یا پارٹی کی ہر اچھی بری بات کو لے لیا جائے اور دوسروں کی اچھی بات کو بھی رد کر دیا جائے۔ بلکہ یہ تو فقط ایک بنیادی تعارف کے لیے ہے چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد باری ہے:

{يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ}[۵]

"اے لوگو! حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے، اور تمہیں مختلف قوموں اور خاندانوں میں اس لیے تقسیم کیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان کر سکو، درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو۔ یقین رکھو کہ اللہ سب کچھ جاننے والا، ہر چیز سے باخبر ہے"۔

سیاسی تعصب میں جہاں پہلے صرف حریف پر مختلف جملے کسے جاتے تھے اب وہاں "آرٹیفشل انٹیلی جنس" کے ذریعے مخالفین کی نازیبا ویڈیوز بنا کر اپنے اندر کی نفرت کا اظہار کیا جاتا ہے چنانچہ پچھلے کچھ ہی عرصے میں ایسے کئی واقعات ہوئے جن میں مخالف لیڈر کی طرف غلط بات حرف منسوب ہی نہیں کی گئی بلکہ اس کی ویڈیو بنا دی گئی۔ اسی بنا پر ہر لیڈر اسی خوف میں مبتلا ہے کہ کب اس کی ویڈیو بنا کر اس کی کردار کشی کی جائے گی اسی خوف کا اظہار کئی سیاسی زعماء نے کی ہے۔[۶]

یہ مسئلہ صرف ایک ملک تک محدود نہیں ہے بلکہ بین الاقوامی دنیا کے لیے بھی پریشانی کا باعث ہے۔ "ہیلی جیکسن" "NBC نیوز" واشنگٹن کی ایک رپورٹر ہے جس نے ایک ویڈیو میں امریکا کی اہم شخصیات کی نازیبہ ویڈیوز پر رپورٹ بنائی جس میں سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو احتجاج کے دوران بھاگتے ہوئے اور پھر گرفتاری کے دوران گرتے ہوئے دکھایا گیا ہے نیز پھر جیل کے اندر قیدیوں کے لباس والی تصاویر بھی بڑی وائرل کی گئی ہیں۔ حالانکہ ہیلی کے مطابق یہ سب فیک ویڈیوز ہیں۔ اسی طرح موجودہ امریکی صدر جو بائڈن کی بھی ایک ویڈیو ہے جس میں وہ خطاب کر رہے ہیں مگر ان کے الفاظ تبدیل کئے گئے ہیں۔[۷]

خلاصہ کلام یہ کہ اس طرح کی سینکڑوں ویڈیوز موجود ہیں جن میں مختلف ممالک کے بڑے بڑے سیاسی قائدین کی فیک ویڈیوز بنا کر اس پر واویلا مچایا گیا ہے۔ یہ عمل آرٹیفیشل انٹلی جینس کی وجہ سے بہت زیادہ ہوا اور اس فن کی ترقی کی وجہ سے لوگ صحیح اور غلط اس طرح جھوٹ اور سچ کے درمیان فرق نہیں کر سکتے ہیں۔

۳۔ سوشل میڈیا اور آرٹیفشل میموریز

سوشل میڈیا پر ہتکِ انسانی روز کا معمول ہے، سوشل میڈیا پر لوگوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ عموماً مذہبی وسیاسی قائدین اور سادہ لوح افراد کا، بالخصوص خواتین کی تصاویر کی ہتک کی جاتی ہے، ان پر مزاحیہ ویڈیوز بنائی جاتی ہیں۔ آرٹیفیشل انٹلی جینس کی ترقی کی وجہ سے اب یہ سلسلہ نہ صرف یہ کہ آسان ہوا ہے بلکہ لوگ اس کو حقیقت بھی تسلیم کرتے ہیں۔ یہ انسان کی بے حرمتی ہے حالاں کہ اسلام ہمیں احترام انسانیت کا درس دیتا ہے، اسلام میں کسی بھی شخص کی ہتک جائز نہیں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا" وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ "بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ، وَمَالُهُ، وَعِرْضُهُ"[۸]

"ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، چنانچہ یہ اپنے بھائی پر نہ ظلم زیادتی کرے گا، نہ اس کو بے آبرو کرے گا، اور نہ ہی اس کی تحقیر وتوہین کرے گا، تقویٰ اس جگہ میں ہے، آپ ﷺ نے اپنے قلب اطہر کی طرف اشارہ فرمایا۔ کسی انسان کے برا ہونے کی یہ دلیل ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے، ہر مسلمان کی جان، مال اور عزت وآبرو دوسروں پر حرام ہے"۔

ہمارے سماج میں لوگوں کی میموریز بنانا تو ایک پیشہ سمجھا جاتا ہے اور اس پر خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ کبھی کسی کی ویڈیو کے ساتھ آواز کسی اور کی لگا کے اس کا مزاح بنایا جاتا ہے، کبھی کسی کا چہرہ تبدیل کرکے کسی ایسے دوسرے شخص پر لگا دیا جاتا ہے جو اس وقت کسی غیر اخلاقی حرکت میں مشتغل ہوتا ہے۔ اسی طرح انسانی شکلوں کو تبدیل کرکے استہزاء کا ذریعہ بنایا جاتا ہے اگرچہ یہ چیزیں پہلے بھی عام تھی مگر آرٹیفشل ٹیکنالوجی کے آنے کے بعد بہت عام ہوگئی ہیں اور مستقل طور پر سوشل میڈیا پر ایسے پیجز ہیں جو مسلسل اسی کام میں مصروف عمل ہیں کہ کیسے کسی سیاسی حریف کی شکل بگاڑ کر استہزاء کا سامان پیدا کیا جائے۔

آرٹیفیشل انٹیلی جنس کی ترقی کے بعد اب وہ کام مزید عام ہوگیا اور فیس ٹیون (Face Tune) جیسی بہت سی ایپلی کیشنز مارکیٹ میں آگئیں جن کی مدد سے انسان اپنی مرضی سے اپنا چہرہ تبدیل کرسکتا ہے۔ مثلا ناک چھوٹی کرنا چاہے، یا آنکھیں بڑی دکھانا چاہے الغرض جیسی تبدیلی چاہے وہ کرسکتا ہے۔ یہ اخلاق سے گری ہوئی حرکت ہے اور کسی کی شکل کو تبدیل کرنا بڑی قبیح حرکت ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

"وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُم"۔[۹]

"اللہ تعالی نے) تمہاری صورت گری کی، اور تمہاری صورتوں کو اچھا بنایا"۔

لہذا جب اللہ تعالی نے اتنی اچھی صورت بنائی ہے تو اس شکل کو تبدیل کرنا یقینا بڑا جرم ہے۔ قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ کسی کا مزاح اڑانے سے بھی منع کیا گیا ہے ارشاد باری ہے:

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ"۔[۱۰]

"اے ایمان والو! نہ تو مرد دوسرے مرد کا مزاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ (جن کا مزاق اڑا رہے ہیں) خود ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مزاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ (جن کا مزاق اڑا رہی ہیں) خود ان سے بہتر ہوں"۔

لہذا جتنی بھی مروجہ صورتیں ہیں جن میں مختلف فلٹرز لگا کر تصویریں بگاڑی جاتی ہیں، یا کسی دوسرے انسان کے ساتھ یا جانور کے ساتھ تصویر لگائی جاتی ہے یہ ساری باتیں اسلامی تعلیمات اور بنیادی اخلاقیات کے خلاف ہیں۔

۴۔ خواتین کے ساتھ سوسائٹی کے اخلاقی رویے اور آرٹیفیشل ٹیکنالوجی

آرٹیفیشل ٹیکنالوجی خواتین کی ہتک کا ایک ذریعہ ہے۔ خواتین ہر زمانے میں معاشرے کا اہم جزو رہی ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے بغیر یہ معاشرہ نامکمل ہے لیکن عورت جس مقام و مرتبہ کی مستحق تھی وہ اسلام سے قبل اسے کبھی نہیں ملا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہی کہ قدیم تہذیب و تمدن (یعنی اسلام کی آمد سے قبل) نے عورت کے وقار کو تباہ کیا، معاشرے میں اس کی حیثیت بالکل ختم کردی گئی تھی۔ اسی طرح جدید تہذیب نے بھی اسے عزت دینے کا نعرہ لگایا اور اس کا وقار بحال کرنے کی کوشش کی مگر بدنیتی سے، اسلئے کہ اگر مغرب عورت کے حقوق کی بات کرتا ہے تو صرف اسوقت جب وہ باہر نکل کر اپنی ذمہ داریاں اپنے کندھوں پر اٹھانے کو تیار ہو ورنہ جو خواتین گھروں میں رہتی ہیں ان کے حقوق کی بات کہیں نہیں کی جاتی۔ اسی بات کو سعودی ڈاکٹر محمد بن عبداللہ بن صالح السحیم یوں بیان کرتے ہیں!

"دور حاضر میں یورپ اور امریکہ اور دوسرے صنعتی ممالک میں عورت ایک ایسی گری پڑی مخلوق ہے جو صرف اور صرف تجارتی اشیاء کی خرید و فروخت کے لیے استعمال ہوتی ہے، نیز وہ اشتہاری کمپنیوں کا ضروری جزو بن گئی ہے، بلکہ حالت یہاں تک جا پہنچی ہے کہ اس کے کپڑے تک اتروا دئے گئے ہیں اور اس کے جسم کو تجارتی اشیاء کے لیے مباح کر لیا گیا ہے، اور مردوں نے اپنے بنائے ہوئے قوانین سے اسے اپنے لئے ہر جگہ کھیل کا سامان بنا رکھا ہے۔ اس کا خیال اس وقت رکھا جاتا ہے جب تک تو وہ اپنے ہاتھ اور اپنی سوچ و فکر سے مال وغیرہ خرچ کرے اور جب وہ بڑی عمر کی ہو جائے اور اپنے حواس کھو بیٹھے اور کسی کو کچھ نہ دے سکے تو معاشرہ اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور اسی طرح ادارے بھی اس کو چھوڑ دیتے ہیں اور وہ اکیلی یا تو اپنے گھر میں زندگی گزارتی ہے یا پھر نفسیاتی ہسپتالوں میں"۔[۱۱]

اس لحاظ سے یورپ نے بھی عورت کو ایک تجارتی چیز بنا دیا، اشتہاری مہم میں استعمال کیا، لیکن کبھی اسے حقیقی عزت نہیں بخشی۔ آج یورپ حقوق نسواں اور آزادی نسواں کا علم بردار ہونے کا دعویدار ہے جب کہ حقیقت حال یہ ہے کہ اہل یورپ خواتین کو اس کے حقیقی مقام و مرتبہ سے محروم کر کے اسے ذلت کی کھائیوں میں ڈال رہے ہیں۔ اس کے برعکس اسلام عورت کو حقیقی آزادی دیتا ہے۔ اسلام خواتین کی عزت کا خیال رکھتا ہے اور ان کے حقوق کی بات کرتا ہے حتی کے مردوں کو جابجا تلقین کی جاتی ہے کہ عورتوں کا خیال رکھو ان کے ساتھ اچھا رویہ رکھو، ان کے حقوق بروقت ادا کرو چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں!

"وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ"۔[۱۲]

"ان کے ساتھ بھلے انداز میں زندگی بسر کرو"۔

جب سے ٹیکنالوجی عام ہوئی ہے تو خواتین کیلئے بہت سے مسائل پیدا ہو گئے ہیں آرٹیفشل ٹیکنالوجی کے استعمال کے زیادہ اثرات جس طبقے پر پڑے وہ خواتین ہیں! ایک صحافتی ادارے "وٹنس" (witness) کے پروگرام ڈائریکٹر اور نیویارک سے تعلق رکھنے والے صحافی "سیم گریگوری" (Sam Gregory) نے وائس آف امریکہ (VOA) کو ایک انٹرویو میں بتایا!

"ڈیپ فیک کے ذریعے عوام میں مشہور بہت سے مرد حضرات کی ویڈیو بھی بنائی گئی ہیں جن میں ان کی مرضی کے بغیر ویڈیو میں جنسی تعلق میں دکھایا گیا ہے لیکن زیادہ تر اس ٹیکنالوجی کا تختہ مشق خواتین بنی ہیں"۔[۱۳]

۵۔ فحاشی و عریانی کی ترویج اور آرٹیفیشل ٹیکنالوجی

خواتین کی نیم برہنہ اور عریاں تصاویر شئیر کرنا نوجوانوں کا مشغلہ بن چکا ہے جو اخلاقی گراوٹ اور پستی کی ایک علامت ہے۔ اور اکثر یہ تصاویر صاحب تصویر کی مرضی اور اجازت کے بغیر ہوتی ہے جس کو مختلف سافٹ ویئرز کے ذریعے بنایا جاتا ہے۔ جو پہلے اگرچہ بہت کم تھا مگر آرٹیفشل انٹیلیجنس کے عام ہونے کے بعد یہ کام بھی عام ہو گیا۔

معاشرے کا یہ رویہ خواتین کیلئے ناقابل برداشت ہے بہت سی خواتین اس قسم کی ویڈیوز ویب سائٹس سے ہٹانے کیلئے قانونی راستی اختیار کر چکی ہیں مگر سب بے سود رہا۔ اسی طرح کا ایک معاملہ برطانیہ کی ایک خاتون گیمر "سنپی" کے ساتھ پیش آیا جس کی ڈیپ فیک آن لائن پورن ویڈیوز دریافت ہوئیں اس نے وہ مواد ہٹانے کے لیے قانونی فیس پر تقریباً ۵۰۰ برطانوی پاونڈ خرچ کئے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔[۱۴]

۶۔ مقدس شخصیات کی توہین اور آرٹیفیشل انٹیلی جنس

مذاہب عالم میں سے ہر ایک میں اپنی مقدس ہستیوں کے متعلق ایک عقیدہ ہوتا ہے اور ان سے گہرہ تعلق ہوتا ہے اسی طرح اسلام میں بھی سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم ﷺ تک سارے انبیاء کی تعظیم کی جاتی ہے اور ان سے قلبی تعلق رکھتے ہیں اس احساس اور تعلق کو کمزور کرنے کے لئے باطل ہمیشہ مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتا رہا تاکہ مسلمانوں کا تعلق ان مقدس ہستیوں سے کمزور پڑ جائے اور رفتہ رفتہ انکی عظمت ان کے دل سے دور ہو جائے۔ اسی سلسلے میں وقتاً فوقتاً یورپ کی طرف سے نبی اکرم ﷺ کے نازیبہ خاکے بنائے گئے اور مسلمانوں کے جذبات کو ابھارا گیا۔ یہ خاکے دو طرح کے ہوتے تھے ایک ہاتھ سے بنائے جاتے تھے اور دوسرے وہ جو کسی بھی ایسے سافٹ ویئر کی مدد سے بنائے جاتے تھے جو آواز، ویڈیو یا تصاویر میں جعلسازی کر سکے۔ ان میں آڈیو ایڈیٹنگ سافٹ ویئرز جیسے: (Adobe Audition)، ویڈیو ایڈیٹنگ سافٹ ویئرز جیسے: (Adobe Premier Pro)، اور امیج پروسیسنگ سافٹ ویئرز جیسے: (Adobe Photoshop, CorelDraw) وغیرہ شامل تھے۔ آرٹیفیشل انٹیلی جنس کے میدان میں ہونے والی ترقی سے ان جعلی ویڈیوز، آڈیوز اور تصاویر کو بنانا اب مزید آسان اور بہتر ہو گیا ہے۔ اس لیے کہ ان سافٹ ویئرز سے بنائی گئی ڈیپ فیک ویڈیوز اور جعلی تصاویر تو بالکل بھی پہچانی نہیں جاتی، لہذا اس ٹیکنالوجی کی ترقی سے مقدس شخصیات کی بے حرمتی اور ان کی مزید نازیبہ ویڈیوز آنے کا اندیشہ ہے، کیونکہ ہمارے پاس تو انبیاء کرام کی تصاویر یا ویڈیوز تو موجود نہیں ہیں اسلئے پہلے ان کی فلموں میں کوئی بھی ہیرو یا انسان کام کرتا تھا مگر اب اس کی بھی ضرورت نہیں ہو گی اسلئے کہ تصاویر یا ویڈیوز بھلے موجود نہ ہوں لیکن مختلف روایات میں ان کے شمائل کا تذکرہ ہے جس کا سکیچ بنا کے آرٹیفیشل انٹیلی جنس کے ذریعے ویڈیو بنانا کسی ماہر فن کیلئے کوئی مشکل کام نہیں اور لازمی بات ہے اس کے نتائج بہت خطرناک ہونگے۔

7۔ دغابازی اور آرٹیفیشل انٹیلی جنس

جب سے دنیا نے ٹیکنالوجی کے میدان میں ترقی حاصل کی ہے نت نئے تجربات اور چیزیں دنیا کے سامنے آ رہی ہیں انہی میں سے ایک چیز کیمرہ تھا جس سے چیدہ چیدہ لوگ تصویر کشی کرتے تھے، وقت کے ساتھ ساتھ یہی کیمرہ موبائل میں آیا اور پھر جلد ہی فرنٹ کیمرہ بھی دریافت ہو گیا اس طرح ہر شخص کیلئے تصویر تک رسائی آسان ہو گئی۔ سادہ تصویر سے جب دل بھر گیا تو اب مختلف اپلی کیشنز مارکیٹ میں آ گئیں جن کے فلٹرز استعمال کر کے اپنی تصویر اور ویڈیوز کو خوب صورت بنایا جا سکتا ہے۔ سابق امریکی صدر بارک اوباما کی ایک ویڈیو وائرل ہوئی تھی جس میں وہ ڈونلڈ ٹرمپ کیلئے غلط الفاظ استعمال کر رہے تھے اگرچہ بعد میں اس ویڈیو کی تردید کر دی گئی تھی مگر اس موقع پر اس ویڈیو کو لے کر بہت واویلا مچایا گیا تھا۔[۱۵]

ان سافٹ وئیرز کے استعمال کے بنیادی دو نقصانات ہیں، ایک یہ کہ یہ اللہ تعالی کی خلقت میں تبدیلی کی مانند ہے اور دوسرا یہ دھوکہ دہی کا ذریعہ ہیں۔ پہلی چیز اگرچہ عارضی ہے مگر پھر بھی کسی انسان کیلئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے اعضاء کو اس طور پر تبدیل کرے کہ یہ خواہش پیدا ہو کہ میں اگر یوں دکھتا تو بہت اچھا ہوتا (نعوذ باللہ) اس سے اللہ تعالی کی ناشکری دل میں پیدا ہوتی ہے۔ دوسرا اور اہم نقصان اس ٹیکنالوجی کو استعمال کرنے کا یہ ہے کہ اس سے دغابازی ودھوکہ دہی کے راستے کھلتے ہیں جو اسلام میں حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"ومن غشنا فليس منا"[٦١]

"جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں"۔

ان اپلی کیشنز سے چہرے تبدیل کرکے مختلف مقاصد کیلئے دوسروں کو دھوکہ دیا جاتا ہے (جیسے رشتے کیلئے یا کسی کو اپنی جانب مائل کرنے کیلئے وغیرہ وغیرہ) جو یقینا اخلاقی اور اسلامی لحاظ سے درست عمل نہیں۔

۸۔ جنسی الزامات کا ٹرینڈ اور آرٹیفیشل انٹیلی جنس

گزشتہ چند سالوں سے معاشرے میں جنسی ہراسانی کے الزامات کی بھرمار ہے۔ کبھی دفاتر میں جانے والی خواتین کی طرف سے ایسا کوئی کیس سامنے آتا ہے اور کبھی کسی یونیورسٹی کی اسٹوڈنٹ کا بیان آجاتا ہے اور اس پر انصاف کی دھائیاں دی جاتی ہیں۔ کچھ کیسز تو ایسے ہوتے ہیں جن میں ویڈیوز یا کوئی دوسرا ثبوت موجود ہوتا ہے مگر اکثر جب تحقیقاتی کمیٹی تحقیق کرکے اپنا فیصلہ سناتی ہے تو وہ الزام جھوٹا نکلتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ بہتان ہے جو کہ موجب لعنت ہے اور اس کی شریعت میں بڑی سخت سزا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجھہ کا ارشاد ہے!

"البهتان على البراء أثقل من السموات"۔[٦٢]

"بے گناہ لوگوں پر الزام لگانا آسمانوں سے زیادہ بوجھل ہے۔ (بڑا گناہ ہے)"۔

لیکن بات تو وہی ہے کہ جب تک سچ سامنے آتا ہے تب تک جھوٹ اپنا کام دکھا چکا ہوتا ہے اور اکثر ایسے کیسز میں ملزم خودکشی کرلیتا ہے یا معاشرے میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتا یا پھر اسکی باقی ماندہ زندگی اجیرن بن جاتی ہے۔ البتہ اکثر اوقات کسی قسم کا ثبوت نہ ہونے کی بنا پر جلدی جان چھوٹ جاتی ہے۔ مگر جب سے ڈیپ فیک ویڈیوز بننا شروع ہوئی ہیں تو اس بات کا قوی اندیشہ ہے کہ اب الزام کے ساتھ ساتھ اپنی مطلوبہ ویڈیو بھی تیار کرلی جائے اور اس کی مدد سے جھوٹ کو سچ ثابت کیا جائے۔ کیونکہ جس معاشرے میں مقدس ہستیوں کو، اساتذہ کو، علماء کرام کو، سیاسی رہنماوں کو نہیں چھوڑا گیا ان کے متعلق جھوٹی ویڈیوز بن جاتی ہیں وہاں کسی سے دشمنی نبھانے کیلئے اس پر الزام لگانا اور پھر اسکو سچ ثابت کرنے کیلئے ویڈیو بنانا کون سی مشکل بات ہے۔

نتائج تحقیق

ا۔ آرٹیفیشل ویڈیوز انسانی عزت واحترام کے لیے ایک چیلنج ہے۔ اس لیے اس حوالے سے مذہبی تعلیمات پر عمل درآمد ضروری ہے۔

۲۔ سیاسی اختلاف میں بعض لوگ اپنے مخالف کو پھنسانے کے لیے آرٹیفیشل تصاویر بناتے ہیں جو شرعا ممنوع ہیں۔

۳۔ سوشل میڈیا پر آرٹیفیشل ویڈیوز اپلوڈ کرنا بچوں اور جوانوں کی اخلاقیات کو تباہ کرنے کے مترادف ہے، جس کی شریعیت اور قانون دونوں میں اجازت نہیں ہے۔

۴۔ فحاشی و عریانی کی ترویج اور خواتین کے استحصال کے لیے آرٹیفیشل انٹلی جنس کا مذہبی اقدار و روایات پر بہت بڑا اثر ہے۔

۵۔ مقدس شخصیات کی توہین پر مشتمل ویڈیوز اور فلمیں بنانے میں آرٹیفیشل ٹیکنالوجی کا ایک کردار ہے جس کا مذہب کے پیروکاروں پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔

۶۔ جنسی الزامات کا ٹرینڈ بہت عام ہو رہا ہے جو آرٹیفیشلی انٹلی جینس سے ممکن ہے۔ اسلام نے الزامات کے رجحان کو ختم کرنے کے لیے اس کے لیے سخت سزائیں مقرر کی ہیں۔

حوالہ جات

[1] شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ (لاہور، اسلامی کتب خانہ، س ن) ۱/۱۴

Shibli Nomani, Sirat al-Nabi (Lahore, Islamic Library, 1/14)

[2] المستدرک علی الصحیحین للحاکم، باب آیات رسول اللہ ﷺ التي هي دلائل النبوة، رقم الحدیث: ۴۲۲۱ (بیروت، دار الکتب العلمیة، ۱۹۹۰ء) ۲/۶۷۰

Al-Mustadrak 'ala al-Sahihayn, Al-Hakim, Chapter on the Verses of the Messenger of God, which are evidence of prophecy, Hadith No.: 4221 (Dār al-Kutub al-ʿilmīya,1990) 670/2

[3] الإسراء (۱۷): ۷۰

Al-Isrā,17:70

[4] صحیح البخاري، باب الخطبة أیام منی، رقم الحدیث: ۱۷۳۹، (دار طوق النجاة)، ۲/۱۷۶

Sahih Al-Bukhari, Chapter on Sermon during the Days of Mina, Hadith No. 1739, (Dar Touq Al-Najat), 2/ 176

[5] الحجرات: (۴۹)، ۱۳

Al-Hujurat, 49:13

[6] https://www.bbc.com/urdu/pakistan-61299681 (Accessed on: 02 May 2022)

[7] https://youtu.be/XUoEtZphKZ4 (Accessed on: 29 April 2023)

[8] صحیح مسلم، بَابُ تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ، وَخَذْلِهِ، وَاحْتِقَارِهِ، رقم الحدیث: ۲۶۶۴ (بیروت دار إحیاء التراث العربي) ۴/۱۹۸۶

Sahih Muslim, Chapter on the Prohibition of Injustice, Failure, and Contempt for Muslims, Hadith No. 2664 (Beirut, Dar al-Kitab) 4/ 1986

[9] غافر (٨٥): ٦٤

Al-Ghafir,85:64

[10] الحجرات: (۴۹)، ۱۱

Al-Hujurat, 49:11

[11] الدکتور محمد بن عبد اللہ بن صالح السحیم، الاسلام اصولہ ومبادئہ: (وزارۃ الشؤون الإسلامیة والأوقاف والدعوۃ والإرشاد– المملکة العربیة السعودیة) ۱۴۲۱ھ، 40

Dr. Muhammad bin Abdullah bin Saleh Al-Suhaim, Islam, its origins and principles: (Ministry of Islamic Affairs, Endowments, Call and Guidance - Kingdom of Saudi Arabia)1421 AH, 40.

[۱۲] النساء(۰۴):۱۹

An-Nisa,04:19

[13] https://www.urduvoa.com/a/deep-fake-imran-khan-videos-urdu/6565437.html(Accessed on: 10 May 2022)

[14] https://www.independenturdu.com/node/134041 (Accessed on: 12 april 2023)

[15] https://youtu.be/cQ54GDm1eL0 (Accessed on: 17 April, 2018)

[۱۶] صحیح مسلم: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "من غشنا فليس منا"، رقم حدیث: ۱۶۴، ۱/۹۹

Sahih Muslim: Chapter on the words of the Prophet, may God's prayers and peace be upon him: "He who deceives us is not one of us." Hadith No.: 164, 1/99

[۱۷] علاء الدين علي بن حسام الدين، كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، الباب الثاني في الأخلاق المذمومة، رقم حدیث: ۸۸۱۰، (مؤسسة الرسالة) ۳/۸۰۲

Alaa al-Din Ali bin Hussam al-Din, Kanz ul amaal , chapter, 2, in reprehensible morals, Hadith No.: 8810, (dar al-kitab musata ar-risalah) 3/802